فرقہ تفضیلیہ کا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر تبرا

حقیقت کیا ھے؟

تحقیق وتحریر

ابو اُسامہ ظفر القادری بکھروی (واہ کینٹ)

الحمد للہ ربّ العالمین والصّلاۃ والسّلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین وعلیٰ اٰلہٖ واصحابہٖ واھل بیتہٖ وازواجہٖ اجمعین :اما بعد!

روافض کا یہ شعار ہے کہ وہ اہل بیت کی محبت میں گم ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور اسی جھوٹی محبت کی آڑ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر زبان طعن دراز کرتے ہیں ان کے مذہب کی حقیقت یہی ہے کہ محبت اہل بیت اطہار کی آڑ میں صحابہ کرام پر تبرا کرنا باعث ثواب ہے، اب ان روافض نے اہل سنت و جماعت کے اندر سے کچھ سطحی علم کے حامل مولویوں کو ذہنی طور پر یرغمال بنالیا ہے اور وہ بلا سوچے سمجھے گمراہی کے راستے پر چل پڑے ہیں۔

دین ملافی سبیل اللہ فساد

یہ نیا گروہ بظاہر اہل سنت ہی کہلواتا ہے لیکن در پردہ اور کہیں کھل کر عقیدہ تفضیل علی رضی اللہ عنہ (جو اہل سنت کا عقیدہ نہیں ہے) کا پرچار کرتا ہے اور اسی تفضیل کی آڑ میں صحابہ خصوصًا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر کھل کر اور کہیں در پردہ تبراء کرتا ہے اس فتنے کے بڑے سرغنہ [احمد بن محمد بن الصدیق الغماری] اور اس کے دو بھائی عبداللہ و عبدالعزیز الغماری اور غماری کے شاگرد نامسعود ''محمود سعید ممدوح مصری'' ہیں۔دوسری جانب پاکستانی تفضیلیوں نے فی الحال اپنی تو کوئی تحقیق پیش نہیں کی البتہ ان دونوں حضرات کی کتب کے تراجم کرا کے اور زر کثیر خرچ کر کے خوبصورت طباعت کے ساتھ پاکستانی سادہ لوح عوام اہل سنت کو گمراہ کرنے کا ایک نیا راستہ اختیار کیا ہے۔

پاکستانی تفضیلیوں میں مفتی محمد خان قادری صاحب جو اپنے مختصر سے حلقے میں محقق العصر مانے جاتے ہیں ۔موصوف نے ایسے کئی اسکالر تیار کر رکھے ہیں جو ایسی ہی کتابوں کے ترجمے کرتے ہیں جن میں صحابہ کرام ،محدثین ،علماء اہل سنت کی توہین و تحقیر ہوتی ہے۔ان مترجمین میں قاری ظہور احمد فیضی قابل ذکر ہیں اس کے علاوہ مُلا برخوردار ملتانی کی کتاب ''سیرت

غوث اعظم'' بھی ایسی ہی کتاب ہے جسے عظمت شاہ صاحب نے طبع کروایا۔عبدالقادر شاہ صاحب ٹینچ بھاٹہ راولپنڈی کی کتاب ''زبدۃ التحقیق'' بھی اسی کی کڑی ہے جو محمود سعید ممدوح کی کتاب ''**غاية التبجيل**'' کا چربہ ہے۔لہٰذا ان حالات میں اہل سنت وجماعت کے جید علماء کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اس فتنے کی طرف جلدی اور پلان کے ساتھ توجہ فرمائیں ورنہ کل اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول ﷺ کے سامنے کیا جواب دیں گے۔

قارئین کرام!غورفرمائیں:

کیا یہ محض اتفاق ہی کہا جاسکتا ہے کہ تفضیل شیخین کا منکر ہی سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر زبان طعن دراز کرتا ہے؟

کیا اس کو بھی محض اتفاق ہی کہا جاسکتا ہے کہ تفضیل شیخین کا منکر ہی بہت سی باتوں میں اجماع اُمت کے خلاف عمل کرتا ہے؟

کیا اس کو بھی محض اتفاق قرار دیا جاسکتا ہے کہ تفضیل شیخین کا منکر ہی روافض کی امام بارگاہوں میں جاکر تقریریں کرتا ہے؟

کیا اسے بھی محض اتفاق قرار دیا جاسکتا ہے کہ تفضیل شیخین کا منکر ہی روافض جن کو اہل سنت وجماعت کے ہر دور کے جید علماء نے کافر قرار دیا ہے کو مسلمان قرار دینے میں ایڑی چوٹی کا زور لگاتا ہے؟

کیا اس کو بھی محض اتفاق قرار دیا جاسکتا ہے کہ تفضیل شیخین کا منکر ہی ان کتابوں کو چن چن کر چھاپ رہا ہے جن میں صحابہ کی سخت توہین ہوتی ہے؟

ذرا سوچئے!

راقم کی یہ تحریر بھی ایک ایسی ہی کتاب کے ردّ میں لکھی جارہی ہے جس میں اہل بیت کی محبت کو آڑ بنا کر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی سخت توہین کی گئی ہے یہ کتاب ''احمد بن محمد بن الصدیق الغماری'' غالی شیعہ کی ہے جس کا عربی نام ہے[**فتح الملك العلى بصحة حديث**

باب مدينة العلم على]اوراس کا اردو نام[**باب مدينة العلم** سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ حدیث **باب مدينة العلم** کی صحت اصول حدیث کی روشنی میں]اوراس کا ترجمہ کیا ہے سید ریاض حسین شاہ کاظمی حال مقیم آزاد کشمیر نے اوراس کتاب کے محرک ہیں راولپنڈی میں پاکستانی تفضیلیوں کے روح رواں عظمت حسین شاہ جو ایسی ہی کتابوں کو چن چن کر چھپوانے میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔

اس کتاب کو چھاپنے کا سہرا ایک مرتبہ پھر زاویہ پبلی شرز کے سر باندھا گیا ہے،اس کے مالک جناب نجابت علی تارڑ کا کہنا ہے کہ (پبلی شرز) کے آخر میں ''شر'' لگا ہے۔اسی لیے تو موصوف نے ایسی کتب کو چھاپنے کی قسم اٹھا رکھی ہے جس میں شر موجود ہو۔شاہ صاحب موصوف کا بھی پتہ نہیں کہ یہ اہل سنت وجماعت سے کس بات کا بدلہ لے رہے ہیں۔حضرت کو آج تک کسی بدمذہب کے ردّ میں لکھنے لکھوانے یا اہل سنت کے دفاع کی تو توفیق نہیں ہوئی البتہ اہل سنت کو تقسیم در تقسیم کرنے میں دن رات مستعد دکھائی دیتے ہیں۔

تمہیدی گفتگو کے بعد اب راقم قارئین کی توجہ غماری کی کتاب کی شرانگیزی کی طرف کراتا ہے۔

﴿حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر شراب (خمر) پینے کا الزام اوراس کا جواب﴾

غماری کی کتاب[**فتح الملك العلى بصحة حديث باب مدينة العلم على**] (مترجم ایڈیشن) کے صفحہ نمبر ۳۸۰،۳۷۹ اوراس کے حاشیے میں لکھا ہے:

[اسی طرح جناب معاویہ کے عہد امارت میں ان کے شراب پینے کی روایت اوراس کے علاوہ کئی روایات ہیں جن کا ذکر طوالت کا موجب ہوگا

اس کے پھر حاشیے میں لکھتے ہیں:

مسند احمد میں ہے''**عن عبدالله بن بريدة قال دخلت انا وابى**

على معاوية فاجلسنا على الفرش ثم اتينا بالطعام فاكلنا،ثم اتينا بالشراب فشرب معاوية ثم ناوله أبي ثم قال : ماشربته منذ حرمه رسول الله ﷺ ثم قال معاوية :كنت اجمل شباب قريش واجوده ثغرًا وما شيء كنت اجدله لذة كما كنت اجده وانا شباب غير اللبن او انسان حسن الحديث يحدثني (مسند احمد بن حنبل،حدیث بریدہ اسلمی رقم الحدیث:۲۲۸۳۷)

ترجمہ:''حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں اور میرے والد معاویہ کے پاس گئے انھوں نے ہمیں بستر پر بٹھایا پھر ہمارے پاس کھانا لایا گیا ہم نے کھانا کھایا پھر شراب لائی گئی تو معاویہ نے شراب پی پھر میرے والد نے شراب کا برتن پکڑ کر کہا جب سے رسول اللہ ﷺ نے اسے حرام قرار دیا ہے میں نے اسے نہیں پیا پھر جناب معاویہ نے کہا: میں عرب کا خوبصورت ترین نوجوان تھا اورسب سے زیادہ عمدہ دانتوں والا تھا مجھے جوانی کی حالت میں دودھ یا میں اچھی باتیں کرنے والے انسان کے علاوہ اس (یعنی شراب) سے بڑھ کر کسی چیز میں لذت محسوس نہیں ہوتی تھی]

پھر صفحہ ۳۸۰ کے حاشیے میں دوسری روایت لکھتے ہیں:

[حدیث حوض یہ ہے:[**عن ابی هريرة ان رسول الله ﷺ قال: يرد علىّ يوم القيٰمة رهط من اصحابی فيجلون عن الحوض ،فاقول يا رب اصحابی ؟فيقول انك لاعلم لك مما احدثوا بعدك انهم ارتدوا على ادبارهم**

القهقرى](صحيح بخارى كتاب الرقاق باب الحوض رقم الحديث : ۶۲۱۱،۶۲۱۳،۶۲۱۴،۶۲۱۵)

ترجمہ:حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میرے پاس میرے صحابہ میں سے ایک جماعت آئے گی تو انھیں حوض سے دور کر دیا جائے گا میں کہوں گا اے میرے پروردگار! یہ میرے صحابی ہیں تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا آپ کو علم نہیں جو کچھ انھوں نے آپ کے بعد کیا یہ لوگ اپنی پشتوں پر پھر گئے تھے (مرتد ہو گئے تھے)''العیاذ باللہ]

الجواب: ان دونوں روایات کو ملا کر پڑھیے یہ مصنف اور مترجم حضرات قارئین کو کیا بتانا چاہتے ہیں؟ یہی نا کہ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد اللہ تعالیٰ سے ہزار بار توبہ کہ صحابہ کرام خصوصًا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اسلام سے پھر گئے کیا یہ محض اتفاق ہے کہ یہی عقیدہ رافضیوں مرتدوں کا ہے اور یہی تفضیلی حضرات باور کروانا چاہتے ہیں

مختصر تعارف احمد بن محمد بن الصدیق الغماری المغربی الادریسی المتوفی ۱۳۸۰ھ:

احمد الغماری ایک متعصب شیعہ تھا اس کے علاوہ وہ ایک متکبر اور سلف صالحین پر زبان درازی کرنے میں بہت جری تھا جیسا کہ اس کی کتب سے ظاہر ہے اس نے نہ صرف سلف صالحین علماء اہل سنت و جماعت پر زبان درازی کی بلکہ اس نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر بھی کھلے دل کے ساتھ تبراء کیا اس کے ساتھ ساتھ اس کے بھائیوں عبداللہ بن محمد بن الصدیق الغماری اور عبدالعزیز الغماری نے بھی اس معاملے میں اس کا بھرپور ساتھ دیا اس کی داستان تو بہت طویل ہے صرف اس کے چند ہذیان آپ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں اس کے بعد قارئین خود فیصلہ کریں گے کہ اس کا تعلق اہل سنت و جماعت سے ہے یا یہ پکا رافضی ہے خصوصًا علمائے اہل سنت سے نہایت ادب کے ساتھ گزارش ہے کہ اس طرف جلدی توجہ فرمائیں ورنہ پانی سر سے گزر

جائے گا۔

(۱) حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق احمد الغماری کا تبراء:

☆[البحر العمیق فی مرویات ابن الصدیق: ۱/۱۳۱ میں لکھتا ہیں ''ولا يهوله اتفاق أكثر الناس على الضلال فى تحسين الظن باالطاغية معاوية،قبحه الله ولعنه،الى أن وقف على احاديث الصحيحة عن النبى ﷺ فى لعن معاوية والاخبار بانه يموت يوم يموت على غير ملة الاسلام''

☆اسی طرح اسی کتاب ''البحر العمیق فی مرویات ابن الصدیق: ۱/۱۳۵'' میں لکھتا ہے:

[معاوية وابيه وابنه والحكم بن العاص وأضرابهم،قبحهم الله ولعنهم]

☆اسی طرح حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق ایک جھوٹی روایت لکھی[روى ابو سعيد الخدرى عن النبى ﷺ اذا رأيتم معاوية على منبرى فاقتلوه...] پھر اسی صفحہ پر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو ''رأس المنافقين'' لکھا،عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ،سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کو بھی معاذ اللہ اہل النار لکھا دیکھئے:

[جونة العطار فى طرف الفوائد ونوادر الأخبار: ۱/۳۳]

☆اسی طرح ''الاقليد: ص ۵۴۶'' میں صحابہ کرام کو معاذ اللہ ثم معاذ اللہ ملعون اور اہل النار لکھتا ہے جن میں خاص طور پر حضرت ابو سفیان،حضرت امیر معاویہ،حضرت الحکم بن العاص رضی اللہ عنہم کے بارے میں لکھا کہ یہ حضور ﷺ کے وصال کے بعد (معاذ اللہ) مرتد ہوگئے ،حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کو فاجر اور ظالم لکھا دیکھئے:(الاقليد: ص ۳۰) میں،

☆عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر طعن کیا دیکھئے:

(البرهان الجلى:ص ۶۲،۷۸)

☆البرهان الجلى: ص ۲۶ پر اپنا عقیدہ کھل کر بیان کرتا ہے:[اختصاص على عليه السلام بالحقائق العرفانة ولاخلافة الباطنية وكونه بابا موصلا للعارفين الى

الحضرة الأحمدية دون غيره من الصحابة]

(۲) علماء اہل سنت و جماعت کے متعلق الغماری کی زبان درازیاں:

☆احمد الغماری کے بھائی عبد العزیز الغماری کی کتاب[الباحث عن علل الطعن فى الحارث،ص ۱۶] کے حاشیہ میں امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کی تکذیب کی اور ان کو گمراہ لکھا۔

☆سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ پر طعن کیا دیکھئے: (جونة العطار: ۱/۳۲)

☆حریز بن عثمان ثقہ تابعی رحمۃ اللہ علیہ کو ''خبیث،ملعون'' لکھا (جونة العطار: ۳/۸۶)

☆اسی طرح اس کے بھائی عبد العزیز نے بھی حریز بن عثمان تابعی کو ملعون لکھا

(الباحث عن علل الطعن فى الحارث: ص ۶)

☆امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھتا ہے[انه كان مغنيا]

(جونة العطار: ۲/۲۲۷)

☆اسی طرح امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھتا ہے:

[وهو احمد بن حنبل الذى يستحى ابليس أن يقول فى حقه ما فهت انت به]

(بيان تلبيس المفترى: ۸۱)

☆امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد بن حسن الشیبانی رحمۃ اللہ علیہ کو گمراہ،متعصب اور خبیث لکھتا ہے

(جونة العطار: ۲/۶۱،۶۲،۲/۲۷۴،۲۷۵)

☆علمائے حنابلہ کے بارے میں لکھتا ہے[فانظر الى خبيث الحنابلة]

(جونة العطار: ۲/۲۴۰،۲۴۱)

☆اسی طرح فقہاء کے بارے میں لکھتا ہے[كل من لم يتصوف من الفقهاء فهو فاسق]

(البرهان الجلى : ص ۲۳۱)

☆امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھتا ہے[كان فيه نوع انحراف عن اهل البيت وميل لأعدائهم] اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو ''نويصبى'' لکھا (جونة العطار: ۲/۲۱۸)

☆ حافظ امام ابن ابی داؤد رحمۃ اللہ علیہ کو ناصبی لکھا (جونة العطار: ۱/۳۹)

☆ امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ مفسر ومحدث اور ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کو گمراہی پھیلانے والا لکھا

(البحر العمیق: ۱/۱۳۶)

☆ ابن عبدربہ رحمۃ اللہ علیہ کو خبیث لکھا (جونة العطار: ۲/۱۳)

☆ امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھا [ابن كثير فانه كذاب]

(جونة العطار: ۱/۱۳۵)

☆ امام بدرالدین العینی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھا [متعصب، مؤرخ جاهل]

(بيان تلبيس المفترى: ص۱۳۹)

☆ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھا [مختل العقل، مجنون]

(جونة العطار: ۲/۱۰۰،۱۰۱)

☆ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھتا ہے ''الحنفی الغالی فی التعصب''

[بيان تلبيس المفترى: ص۲۱۴)

یہ چند کتب کا سرسری مطالعہ کیا جو نظر آیا وہ پیش کر دیا اگر دقت نظر سے اس بد بخت الغماری کی کتب کو دیکھا جائے تو اور بھی بہت کچھ مل سکتا ہے ایک ایمان والے کے لئے اس کی گمراہی کا اتنا ہی ثبوت کافی ہے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہم سب کو ہدایت پر قائم ودائم رکھے اور ایسے گمراہوں سے بچا کے رکھے اب اس کا مکمل جواب ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ صحابی رسول ہیں ان کے خلاف جن کے دل بغض وعناد سے بھرے ہیں وہ بعض پہلوؤں کو چھپا کر اپنا مطلب حاصل کرتے ہیں

﴿پہلی روایت کا چند زاویوں سے تحقیقی جائزہ﴾

﴿۱﴾ پہلا زاویہ سند کے اعتبار سے:

زید بن حباب:

☆ یحییٰ بن معین نے کہا کہ زید بن حباب کی امام سفیان ثوری سے بیان کردہ احادیث میں تقدیم وتاخیر ہے امام احمد نے کہا آدمی تو سچا ہے لیکن غلطیاں بہت کرتا ہے

(ميزان الاعتدال: ۲/۱۰۰رقم۲۹۹۷،الكامل فى الضعفاء الرجال:۴/۱۶۷رقم۷۰۷)

☆ ''قال البنانى وفيه نظر'' بنانی نے کہا اس میں نظر ہے

(لسان الميزان: ۲/۵۰۳رقم۲۰۲۲)

☆ امام ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں [لكن كثير الخطاء.... ذكر ابن حبان فى الثقات وقال يخطىء يعتبر حديثه اذا روى عن المشاهير وأما روايته عن المجاهيل ففيها المناكير..]

ترجمہ: لیکن غلطیاں بکثرت کرتا ہے ابن حبان نے اس کو کتاب الثقات میں ذکر کیا اور کہا کہ غلطیاں بھی کرتا ہے اس لئے اس کی وہ روایت تو معتبر ہوگی جو مشہور حضرات سے کرے گا اور مجہول لوگوں سے اس کی روایات تو ان میں مناکیر ہیں

(تهذيب التهذيب: ۳/۳۷۸رقم۷۳۸)

حسین بن واقد المروزی ابوعبداللہ قاضی مرو:

☆ امام ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں [وقال العقيلى أنكر احمد بن حنبل حديثه وقال الأثرم قال احمد فى حديثه زيادة ما ادرى اى شىء هى ونفض يده وقال الساجى فيه نظر]

ترجمہ: امام عقیلی نے کہا کہ امام احمد بن حنبل نے اس کی حدیث کا انکار کیا اور اثرم نے امام احمد کا قول نقل کیا کہ ان کے نزدیک (حسین بن واقد احادیث) میں زیادتی کرتا تھا مجھے اس کی وجہ معلوم نہیں اور اپنا ہاتھ جھاڑ دیا اور امام ساجی نے کہا اس میں نظر ہے

(تهذيب التهذيب: ۲/۳۲۲رقم ۶۴۲)

☆ امام ذہبی نے اسے ''دیوان الضعفاء: ص۹۱ رقم ۱۰۱۸'' میں شمار کیا

☆[قال أبی ما أنکر حدیث حسین بن واقد..]

(العلل و معرفة الرجال روایته عبدالله: ۱/۳۰۱رقم ۴۹۷)

☆امام عقیلی نے''الضعفاء للعقیلی: ۱/ ۲۵۱رقم ۳۰۰'' میں نقل کی

☆امام ذہبی لکھتے ہیں[واستنکر احمد بعض حدیثه..]ترجمہ: امام احمد نے اس کی بعض احادیث کو منکر کہا (میزان الاعتدال: ۱/۲۵۷)

عبداللہ بن بریدہ:

☆امام ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں[قال ابراهیم حربی عبد الله أتم من سلیمان ولم یسمعا من أبیهما وفیما روی عبدالله عن أبیه احادیث منکرة]ترجمہ: امام حربی کہتے ہیں کہ عبداللہ بن بریدہ اپنے بھائی سلیمان بن بریدہ سے اتم ہے لیکن ان دونوں نے اپنے باپ (بریدہ) سے کچھ نہیں سنا عبداللہ جو روایتیں اپنے باپ (بریدہ) سے روایت کرتا ہے وہ منکر ہیں

(تهذیب التهذیب: ۵/۱۳۸تحت رقم ۲۷۰،جامع الاصول لابن أثیر: ۱۰/۲۰۸)

اسنادی حیثیت:

اس روایت میں ایک راوی جو کثیر الخطاء ہے، ایک راوی کی روایات منکر ہوتی ہیں اور ایک راوی کا اپنے باپ سے سماع ہی ثابت نہیں یعنی منقطع روایت ہے لہٰذا یہ روایت اس قابل نہیں کہ اس سے استدلال کیا جا سکے

☆تفضیلی و روافض چلے ہیں اس روایت سے صحابی رسول پر شراب (خمر) پینے کا الزام ثابت کرنے، کیا محدثانہ شان ہے ان کی

دوسرا زاویہ مذکورہ روایت کا متن کے لحاظ سے تحقیقی جائزہ:

☆امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے پہلے امام ابو بکر ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی [مصنف] میں اسی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا مگر متن میں حرمت رسول والے الفاظ نہیں ملاحظہ فرمائیے:[حدثنا زید بن الحباب ،عن حسین بن واقد،قال حدثنا عبد الله بن بریدة : قال دخلت

أنا وأبی علی معاویة:فأجلس أبی علی السریر وأوتی بالطعام فطعمنا وأتی بالشراب فشرب،فقال معاویة ما شیء کنت أستلذه وأنا شاب فأخذه الیوم الا اللبن ،فانی أخذه کما کنت اخذه قبل الیوم ،والحدیث الحسن.]

(مصنف ابن ابی شیبة : ۱۱/۹۴رقم۳۲۰۱۱تحقیق محمد عوامه،دوسرا نسخه ۶/۱۸۸رقم۳۰۵۶۰)

☆امام ابوزرعہ الدمشقی نے بھی[تاریخ ابی زرعةالدمشقی: ص۱۰۲] میں یہی روایت لکھی ہے، لکھتے ہیں

[حدثنا احمد بن شبویه قال: حدثنا علی بن الحسین عن أبیه قال: حدثنی عبد الله بن بریدة قال: دخلت مع أبی علی معاویة]

☆امام ابن عساکر نے بھی[تاریخ ابن عساکر: ۲۷/۱۲۷] میں یہ روایت ان الفاظ میں لکھی ہے[حدثنا احمد بن شبویه قال: حدثنا علی بن الحسین عن أبیه قال: حدثنی عبد الله بن بریدة قال: دخلت مع أبی علی معاویة]

☆الحافظ علی بن ابی بکر بن سلیمان الہیثمی نے[غایة المقصدفی زوائد المسند: ۲/۱۸۷۶] میں اس کو ان الفاظ سے روایت کیا[حدثنا زید بن الحباب ،حدثنی حسین بن واقد المروزی، حدثنا عبد الله بن بریدة : قال دخلت أنا وأبی علی معاویة:فأجلسنا علی الفرش، ثم أتینا بالطعام، فأکلنا ثم أتینا بالشراب، فشرب معاویة،ثم ناول أبی،ثم قال معاویة :کنت أجمل شباب قریش،وأجودة ثغرا،و ما شیء کنت أجدله لذة،کما کنت أجده ، وأنا شاب غیر اللبن ،وانسان ،حسن الحدیث یحدثنی.]

☆امام ہیثمی نے یہ روایت لکھ کر فرمایا وفی کلام معاویةشیء ترکته [عن عبد الله بن بریدة : قال دخلت أنا وأبی علی معاویة:فأجلسنا علی الفراش، ثم أتینا

بـالطعام، فأكلنا ثم أتينا بالشراب، فشرب معاوية،ثم ناول أبی[ثم قال ما شربته منذ حرمه رسول الله ﷺ]ثـم قال معاوية :كنت أجمل شباب قريش،وأجودة ثغرا،و ما شیء كنت أجدله لذة،كما كنت أجده ، وأنا شاب غير اللبن ،وانسان ،حسن الحديث يحدثنی] (مـجـمـع الـزوائـد ومـنـبـع الـفـوائـد : ۴۲/۵رقم۸۰۲۲)

☆[ثم قال ما شربته منذ حرمه رسول الله ﷺ] یہ الفاظ راوی کے مدرج ہیں اسی لئے امام ہیثمی نے اس کو ترک کیا اور اس کی ایک یہ بھی دلیل ہے جیسا کہ اوپر مختلف کتب سے میں نے دکھایا کہ یہ الفاظ ان محدثین نے روایت نہیں کیے لہٰذا یہ متن کے لحاظ سے مسند احمد کی روایت ٹھیک نہیں

تیسرا زاویہ درایت کے لحاظ سے مذکورہ روایت کا تحقیقی جائزہ:

☆حضور ﷺ کے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کتاب اللہ کے حامل اور عامل تھے اور سنت نبوی ﷺ کو عام کرنے والے اور فرمان نبوی ﷺ کو ماننے والے تھے قرآن حکیم اور حضور ﷺ کے فرمان اس پر شاہد ہیں بنابریں صریح حکم شرعی کی خلاف ورزی کوئی صحابی بھی نہیں کرتا تھا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تو مشاہیر صحابہ کرام میں سے تھے اور خلیفۃ المسلمین کے درجے پر فائز ہیں وہ حرام فعل کے کیسے مرتکب ہوئے اور انھوں نے شرعی مسئلے کا خلاف کیسے کر دیا؟ حالانکہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے حرمت خمر پر کئی روایات اور احادیث منقول ہیں ملاحظہ فرمایئے درج ذیل روایات:

☆[حـدثنا علی بن ميمون الرقی،حدثنا خالد بن حيان ،عن سليمان بن عبدالله بـن الـزبرقان،عن يعلی بن شدادبن اوس ،سمعت معاوية :يقول سمعت رسول الله ﷺ كل مسكر ،حرام علی مؤمن]

ترجمہ: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے

فرمایا ہر نشہ دینے والی چیز ہر مومن پر حرام ہے

(۱)سنن ابن ماجه: ۴/۴۸۳رقم۳۳۸۹

(۲)صحيح ابن حبان مع حواشی الأرناؤوط: ۱۲/۱۹۵رقم۵۳۷۴

(۳)مسند ابی يعلیٰ: ۶/۴۳۲رقم۷۳۵۵

(۴)الفوائد لابن منده : ۱/۱۴۵رقم۴۷

(۵)مصباح الزجاجة: ۴/۴۱رقم۱۱۸۳

اسنادی حیثیت: یہ روایت حسن ہے

☆[حـدثـنـا ابـو كـريـب ،حدثنا ابو بكر بن عياش عن عاصم بن بهذلة عن ابی صالح ،عن معاوية قال: قال رسول الله ﷺ من شرب الخمر فاجلدوه فان عاد فی الرابعة فاقتلوه]اسناده صحيح

ترجمہ: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شراب پینے والے کو (حد) مارو اور چوتھی دفعہ ایسا کرے تو اس کو قتل کرو

(۱) سنن ترمذی: ۴/۴۸رقم۱۴۴۴

(۲)مسند احمد بن حنبل : ۴/۹۷رقم۱۶۹۳۴

(۳)سنن الكبرٰی للبيهقی: ۸/۳۱۳رقم۱۷۹۵۶

(۴)موارد الظمان الی زوائد ابن حبان : ۱/۳۶۴رقم ۱۵۱۹

اسنادی حیثیت : یہ روایت صحیح ہے

☆مختصر یہ کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حرمت خمر کی روایات خود نقل کرنے والے ہیں اور حضور ﷺ سے شراب پینے کی وعیدیں خود سماعت فرما چکے تھے اور حضور ﷺ کے کاتب وحی بھی رہ چکے تھے اس لئے یہ مسئلہ ان پر مخفی بھی نہ تھا اس لئے انھوں نے ان فرامین کے خلاف ہرگز نہیں کیا کیونکہ یہ ان کی دیانت کے خلاف تھا اگر ایسا ہوتا تو پھر محدثین نے ان سے روایات لی ہیں

خصوصاً امام احمد بن حنبل ؒ نے اپنی مسند میں ایک پوری مسند امیر معاویہ سے نقل کی ہے لہٰذا یہ درایۃً روایت بھی صحیح نہیں ہے

چوتھا زاویہ معانی کے اعتبار سے مذکورہ روایت کا تحقیقی جائزہ:

مذکورہ روایت میں بیان کردہ الفاظ میں عبارت کا مفہوم واضح نہیں اور معنی کے اعتبار سے اس کے مفہوم میں تدافع پایا جاتا ہے، وجہ یہ ہے کہ لفظ ''ثم ناوله ابی'' کے بعد ''ثم قال'' مذکور ہے اس ''قال'' کا فاعل اگر لفظ ''أبی'' کو بنایا جائے تو ''ثم قال'' کی بجائے نحوی لحاظ سے ''فقال'' ہونا چاہیے اور اگر ''ثم قال'' کا فاعل امیر معاویہ ؓ کو بنایا جائے تو روایت کا مفہوم باہم متعارض بن جاتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ماقبل میں ''شرب معاوية'' موجود ہے پھر یہ کہنا کہ ''ما شربته منذ حرمه رسول الله ﷺ'' اس سے متعارض مفہوم بنتا ہے لہٰذا یہ جملہ درست نہیں اور یہ کسی راوی کا مدرج ہے

پانچواں زاویہ فقہی طریقہ سے مذکورہ روایت کا تحقیقی جائزہ:

☆ یہ مسلمہ فقہی کلیہ ہے کہ محرم اور مبیح کا تعارض ہو تو محرم کو ترجیح دی جاتی ہے، اگر اس متنازعہ روایت کو صحیح بھی تسلیم کر لیا جائے تو یہ مبیح روایت ہے اور حضرت امیر معاویہ ؓ سے جو روایات سنن ابن ماجہ اور سنن ترمذی میں ہیں وہ محرم ہیں لہٰذا ترجیح محرم کو ہوگی تو یہ متنازعہ روایت چھوڑ دی جائے گی

چھٹا زاویہ حضرات اہل بیت اور صحابہ کرام کا حضرت امیر معاویہ ؓ سے تعاون کا تحقیقی جائزہ:

☆ یہ بات قابل توجہ ہے کہ اہل بیت وصحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضرت امیر معاویہ ؓ سے ان کی خلافت کے دور میں ہر طرح کا تعاون فرماتے رہے مثلاً حضرت امام حسن ؓ، حضرت امام حسین ؓ نے حضرت امیر معاویہ ؓ کی بیعت بھی کی اور ان سے وظائف بھی حاصل کرتے رہے اور ان کی اقتداء میں نمازیں بھی ادا کرتے رہے اسی طرح عبداللہ بن عباس ؓ، عبداللہ بن عمر ؓ، عبداللہ بن جعفر ؓ اور دیگر صحابہ کرام وغیرہم حضرت امیر

معاویہ ؓ کے پاس آتے جاتے تھے اور ان سے ہدایا اور وظائف بھی لیتے تھے اور اس دور کے جہاد میں بھی حصہ لیتے تھے اور مال غنیمت بھی وصول کرتے تھے

☆ حضرت امام حسن ؓ اور حضرت امام حسین ؓ نے تو حضرت امیر معاویہ ؓ کی بیعت فرمائی تھی جیسا کہ کتب روافض اور کتب اہل سنت میں صراحتاً موجود ہے

''**جبرئيل بن احمد، و ابو اسحاق بن حمدويه و ابراهيم بن نصير عن محمد بن عبد الحميد العطار الكوفى، عن يونس بن يعقوب، عن فضيل غلام محمد ابن راشد قال: سمعت أبا عبدالله ؑ**'' درج بالا سند سے یہ روایت ہے کہ

''امام جعفر صادق ؒ سے روایت ہے کہ حضرت امیر معاویہ ؓ نے حضرت امام حسن ؓ اور حضرت امام حسین ؓ کو شام بلایا، جب یہ سب آ گئے تو گفتگو کے آخر میں حضرت امیر معاویہ ؓ نے امام حسن ؓ سے فرمایا'':

[فقال: ياحسن قم فبايع فقام بايع، ثم قال للحسين ؑ: قم فبايع، فقام بايع، ثم قال قم فبايع فلتفت الى الحسين ؑ ينظر ما يأمره، فقال: يا قيس انه امامى يعنى الحسن ؑ]

ترجمہ: فرمایا اے حسن (ؓ) اٹھیے اور میری بیعت کیجیے آپ ؑ اٹھے اور بیعت کی، پھر امام حسین (ؓ) کو اٹھ کر بیعت کرے کو کہا، انھوں نے بھی اٹھ کر بیعت کی پھر قیس کو فرمایا اٹھ کر بیعت کرو اس نے امام حسین ؑ کی طرف دیکھا تاکہ مرضی معلوم کر سکے، آپ ؑ نے فرمایا: اے قیس امام حسن میرے امام ہیں

(۱)بحار الانوار: جز ۴۴/۶۱رقم۹ (۲)رجال كشى: رقم۱۸۶

(۳)معجم رجال الحديث: ۱۵/۶۷

(۴)الدرجات الرفيعه، السيد على ابن معصوم: ۱/۳۷۷

(۵)اختيار معرفة الرجال: رقم۱۸۶تحت ترجمه قيس بن سعد بن عباده

(٦) کلمات الامام الحسین الشیخ الشریفی: ١/٢٠٣

(٧)الانتصار : جز٨/٣٧

☆اہل سنت کی کتب میں اس کا تذکرہ کچھ اس طرح ہے

[اجتمع الناس علیه حین بایع له الحسن بن علی وجماعة ممن معه وذلك فی ربیع أوجمادی سنة احدی وأربعین]

ترجمہ: جب حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے (حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی) بیعت کر لی تو سب لوگ (حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت پر) متفق ہو گئے یہ (واقعہ) ربیع (الثانی) یا جمادی (الاول) ۴۱ھ کا ہے (الاستیعاب فی معرفة الاصحاب : ١/٤٤٥)

اگر بقول طعن کرنے والوں کے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ شراب پینے کے مرتکب تھے تو ان حضرات نے کیوں منع نہیں کیا؟ خصوصاً راویت کے راوی سے ایسا کچھ ثابت نہیں، ان کے ساتھ دینی ودنیوی تعلقات کیوں استوار رکھے؟ کیا یہ حضرات گناہ اور ظلم پر تعاون کرتے رہے؟ کیا یہ آیات ان کے پیش نظر نہ تھیں

○وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ص وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (المائدة:٢)

○وَلَا تَرْكَنُوْا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ (هود:١١٣)

یقیناً ایسا نہیں ہے۔ ایسا اعتراض بے ہودہ اعتراض تو صرف تفضیلیوں اور رافضیوں کا مقدر ہے۔

ساتواں زاویہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی نظر میں:

☆حضور ﷺ کے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بہت سے فرمان موجود ہیں مگر ابھی صرف ایک فرمان پیش کرتا ہوں:

[حدثنا محمد بن یحییٰ ،حدثنا ابو مسهر عبد الاعلی بن مسهر ،عن سعید بن عبد العزیز ،عن ربیعة بن یزید، عن عبد الرحمن بن أبی عمیرة وکان من أصحاب رسول الله ﷺ عن النبی ﷺ أنه قال : لمعاویة اللهم اجعله هادیا

مهدیا وأهد به .قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن غریب]

ترجمہ: ”حضرت ابو عمیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے دعا فرمائی: اے اللہ! اسے ہادی ومہدی بنا، اسے ہدایت دے اور اس کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دے“

(١)سنن ترمذی تحقیق احمد شاکر وآخرون: ٥/٦٨٧رقم ٣٨٤٢

(٢)مسند احمد: ٤/٢١٦رقم١٧٩٢٦

(٣)معجم الاوسط للطبرانی: ١/٢٠٥رقم٦٥٦

(٤)مسند الشامین: ١/١٨١رقم٣١١

(٥)معجم الصحابة لابن قانع: ٢/١٤٦رقم٦٢١

(٦)حلیة الاولیاء: ٨/٣٥٨

(٧)الفوائد لابن منده: ١/١٩٧رقم٤٠

(٨) جامع المسانید والسنن لابن کثیر: ٥/٥٣٦رقم٦٩٨٦

اسنادی حیثیت: یہ روایت صحیح ہے

☆حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے جتنی دعائیں مانگیں وہ یقیناً قبول ہوئیں اس میں یہ دعا بھی شامل ہے اور اگر تفضیلیوں ورافضیوں کی بات کو مانا جائے تو حضور ﷺ کی دعا غلط ثابت ہوتی ہے اور یہ بات قطعاً درست نہیں، اللہ تعالیٰ نے انھیں ہادی بھی بنایا اور مہدی بھی بنایا اور یہ تب ہی ممکن ہے جب کہ وہ خود ان عیوب سے پاک ہوں اور وہ یقیناً ان عیبوں سے پاک ہیں کیونکہ انھیں حضور ﷺ کی دعا کا شرف حاصل ہے لہٰذا مذکوہ اعتراض مردود ہے

کیا نبی ﷺ کی یہ دعا قبول ہوئی:

امام ابن حجر الہیتمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

[فتأمل هذا الدعاء من الصادق والمصدوق وان ادعية لامته لا سيما اصحابه

[مقبولة غير مردودة تعلم ان الله سبحانه استجاب لرسول الله ﷺ هذا الدعاء لمعاوية فجعله هاديا للناس مهديا فی نفسه ومن جمع الله له بين هاتين المرتبتين كيف يتخيل فيه ما تقول عليه المبطلون ووصمه به المعاندون معاذالله لا يدعو رسو ل الله ﷺ هذا الدعاء الجامع لمعالی الدنيا والآخرة المانع لكل نقص نسبته اليه الطائفة المعارقة الفاجرة..]

ترجمہ:"صادق ومصدوق ﷺ کی اس دعا پر غور کرو، اور آپ ﷺ کی وہ دعائیں جو آپ ﷺ نے اپنی امت، بالخصوص اپنے اصحاب کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور مانگیں مقبول ہوئیں ان میں سے کوئی بھی رد نہیں کی گئی، تو تمہیں معلوم ہوجائے گا کہ یہ دعا جو حضور ﷺ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے کی، یہ بھی مقبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو لوگوں کو ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا دیا اور جس شخص میں اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں صفتیں جمع فرما دی ہوں اس کی بابت وہ باتیں کیوں کر خیال کی جاسکتی ہیں جو باطل پرست معاند کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ ایسی جامع دعا جو دنیا وآخرت کے مراتب کو شامل ہو اور ہر نقص سے پاک کرنے والی ہو اسی کے لئے ہی کریں گے جسے آپ ﷺ نے اس کا اہل سمجھا ہوگا

(تطهير الجنان واللسان ابن حجر الهيتمی: ص۵۱)

☆امام شرف الدین حسین بن عبداللہ الطیبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

[ولاارتياب ان دعاء النبی ﷺ مستجاب فمن كان حاله هذا كيف يرتاب فی حقه]

ترجمہ: اس میں کوئی شک نہیں، بلاشبہ (حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حق میں) نبی ﷺ کی یہ دعا قبول ہوچکی ہے پس جس کا یہ حال ہو تو اس کے بارے میں کیسے شک کیا جاسکتا ہے

(شرح الطيبی علی مشكوٰة المصابيح: ۳۹۴۸/۱۲تحت رقم ۶۲۴۴)

☆یہی بات ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی لکھی ہے:

(مرقاة المفاتيح شرح مشكوٰة المصابيح : ۴۰۲۲/۹رقم ۶۲۴۴)

آٹھواں زاویہ مذکورہ روایت میں موجود مشروب کا تحقیقی جائزہ:

☆اگر بالفرض روایت کو کسی طرح مان بھی لیا جائے تو اس کا مفہوم اور محل یہ ہوگا کہ وہ مشروب جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے نوش فرمائی وہ خمر نہیں تھا جو شرعاً حرام ہے بلکہ وہ ایک قسم کا ایسا مشروب تھا جو مسکر نہیں ہوتا تھا جو بطور مقوی غذا کے استعمال ہوتا تھا اور راوی کی تعبیر نے اس کو ایسے الفاظ میں بدل دیا جس سے اس کے حرام ہونے کا شبہ پیدا کرلیا گیا اور وہ مشروب، نبیذ تھی

نبیذ کا استعمال سلف صالحین کی نظر میں:

☆دور صحابہ کرام میں نبیذ کا استعمال ہوتا تھا اور یہ تمر (کھجور) سے بنائی جاتی تھی اور بعض اوقات منقّی اور شہد سے بھی تیار کی جاتی تھی اور نبیذ شرعاً حلال تھی اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کی حلت کی بنا پر اس کا استعمال کرتے تھے

☆ [عن ابی مسعود قال عطش النبی ﷺ حول الكعبة فاستسقىٰ فاتی بنبيذ من نبيذ السقاية فشمه فقطب فصب عليه من ما ء زمزم ثم شرب فقال رجل: احرام هو فقال، لا]

ترجمہ: حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کعبہ شریف کے پاس نبی ﷺ کو پیاس محسوس ہوئی تو آپ نے پانی طلب کیا آپ کے پاس مشکیزے میں سے نبیذ لائی گئی آپ نے اسے سونگھا پھر سامنے سے ہٹایا اس کے بعد اس میں آب زمزم ملا کر نوش فرمایا ایک شخص نے عرض کیا، کیا یہ حرام ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں

(شرح معانی الآثار للطحاوی: ۲۱۹/۴رقم ۶۴۷۱)

☆ [عن عمرو بن ميمون قال: شهدت عمر حين طعن، فجاء ه الطبيب فقال: ای الشراب احب اليك قال النبيذ فاتی بنبيذفشرب منه فخرج من احدی طعنتيه]

ترجمہ: حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو نیزہ لگا اس وقت آپ کی خدمت میں طبیب کو لایا گیا اور اس نے پوچھا کہ آپ کو کونسا مشروب پسند ہے آپ نے فرمایا نبیذ، وہ لایا گیا تو آپ نے اس سے نوش فرمایا تو وہ نیزے کی دو ضربوں میں سے ایک (یعنی زخم) سے نکل گیا

(شرح معانی الآثار للطحاوی: ۲۱۸/۴رقم۶۴۶۰)

☆ [قال : أخبرنا عفان بن مسلم ،قال: حدثنا شعبة ،عن سليما ن الاعمش،عن موسیٰ بن طريف ،عن ابيه قال: وكان على بيت مال علی بن ابی طالب أن عليا شرب نبيذ جرة خضراء]

ترجمہ: موسیٰ بن طریف اپنے والد سے نقل کرتے ہیں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بیت المال کا منشی تھا وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے نبیذ نوش فرمایا جو سبز رنگ کے مٹکے سے لیا گیا تھا

(طبقات الکبریٰ ابن سعد: ۲۴۵/۶رقم۷۹۲۱)

☆ [أخبرنا فضل بن دكين،قال: حدثنا فطر بن خليفة،عن منذر الثوری،عن ابن الحنفية أنه كان يشرب نبيذ الدن]

ترجمہ: حضرت ابن الحنفیہ رحمۃ اللہ علیہ مٹکے سے نبیذ نوش فرمایا کرتے تھے

(طبقات الکبریٰ ابن سعد: ۱۱۵۵رقم۵۹۳۰)

☆ [حدثنا ابوبكر ،وكيل دار العباس بحمص،قال :حدثنا شريح بن يونس،قال: حدثنا مروان بن معاوية،قال: حدثنا ابو العريان خالد بن نشيط قال: دعينا الى دعوةفيها الحسن البصری فأكلنا فأتی بنبيذ فشرب الحسن وشربنا]

ترجمہ: خالد بن نشیط کہتے ہیں کہ ایک دعوت طعام کا بندبست کیا ہے اس میں حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بھی مدعو تھے پس ہم سب لوگوں نے کھانا کھایا اور اس کے بعد پینے کے لئے نبیذ لایا گیا تو حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے نوش فرمایا اور ہم نے بھی پیا

(الكنى والاسماء الدولابی: ۳۰۹/۴رقم۹۲۳)

کیا سلف صالحین نبیذ کو خمر بھی کہتے تھے؟

☆اس مسئلے کی وضاحت کے لئے ایک بڑا ثبوت پیش خدمت ہے امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اس بات کا ذکر فرمایا ہے کہ اس دور میں اہل مکہ واہل مدینہ نبیذ پر بھی خمر کا اطلاق کر دیتے تھے امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ ''تاریخ ابن معین روایۃ الدوری'' میں لکھتے ہیں

[سمعت يحيیٰ يقول سمعت يعقوب بن ابراهيم بن سعدعن ابيه قال: أخبرنی من رأى بريدة بن سفيان يشرب الخمر فی طريق الری قال: يحيیٰ وقد روى محمد بن اسحاق عن بريدة بن سفيان هذا قال ابو الفضل ان اهل المدينة و مكة يسمون النبيذ خمرا والذی عندنا أنه رأى بريدة يشرب نبيذا فی طريق الری فقال رأيته يشرب خمرا]

ترجمہ: ''یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے یعقوب بن ابراہیم سے سنا وہ اپنے والد سے ذکر کرتے تھے کہ مجھے اس شخص نے خبر دی جس نے بریدہ بن سفیان رضی اللہ عنہ کو طریق الری میں خمر پیتے ہوئے دیکھا یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ محمد بن اسحاق نے بریدہ بن سفیان رضی اللہ عنہ سے اس چیز کو روایت کیا، اور ابوالفضل کہتے ہیں کہ اہل مدینہ اور اہل مکہ نبیذ پر خمر کا اطلاق کرتے تھے اور نبیذ کو خمر کہہ دیتے تھے اصل بات یہ کہ بریدہ رضی اللہ عنہ کو جو طریق الری میں نبیذ پیتے دیکھا گیا اسی کو دیکھنے والے نے خمر کے الفاظ سے تعبیر کیا ہے''

(تاريخ ابن معين روايته الدوری: ۷۰/۳رقم ۲۶۸)

حاصل کلام یہ ہے کہ صحابہ کرام کے دور میں نبیذ پر بھی بعض دفعہ خمر کا اطلاق ہوتا تھا اور بعض دفعہ طعام کے بعد مقوی مشروب استعمال کیے جاتے تھے جن میں ایک نبیذ بھی ہے جو شرعاً حلال اور جائز ہے اور اس متنازعہ روایت میں بھی نبیذ کا بیان ہے جس کو یار لوگوں نے حرام شراب بنا کر پیش کیا اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر اپنے بغض وعناد کا اظہار کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کوئی بھی

حرام شراب کا استعمال نہیں کرتا تھا اللہ تعالیٰ صحابہ واہل بیت رضی اللہ عنہم کے بغض وعناد سے محفوظ فرمائے

﴿امام ابوعبدالرحمٰن بن شعیب النسائی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان کہ صحابہ کرام اسلام کا دروازہ ہیں﴾

امام ابوعبدالرحمٰن بن شعیب النسائی رحمۃ اللہ علیہ سے سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے بڑی پیاری مثال دے کر سمجھایا کہ:

[انما الاسلام كدار لها باب،فباب الاسلام الصحابة،فمن آذى الصحابة انما أراد الاسلام كمن نقر الباب انما يريد دخول الباب: فمن أراد معاوية فانما أرادالصحابة]

ترجمہ: دین اسلام ایک گھر ہے جس کا دروازہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں پس جو کوئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ایذا پہنچاتا ہے تو گویا وہ دین اسلام کو ایذا پہنچاتا ہے جیسے کوئی گھر کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے تو اندر داخل ہونے کے لئے ہی کھٹکھٹاتا ہے اسی طرح جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی ایذا رسانی کا ارادہ کرتا ہے دراصل وہ صحابہ کی ایذا رسانی کا ارادہ کرتا ہے (جو کہ درحقیقت دین اسلام کی ہی ایذا رسانی ہے)

(۱) تاریخ دمشق ابن عساکر: ۱۷/۱۷۵،۱۷۶

(۲) مختصر تاريخ دمشق: ۳۴۶/۱   (۳) تهذيب الكمال: ۳۴۰/۱

(۴)اكمال تهذيب الكمال: ۵۷/۱

(۵)عدالة الصحابة رضی اللہ عنہم فی ضو القرآن الكريم: ۹۲،۱۱۸

(۶)ترتيب المدارك وتقريب المسالك: ۳۸/۱

﴿دوسری روایت کا تحقیقی جائزہ﴾

دوسری روایت جو بخاری کتاب الرقاق باب الحوض سے پیش کی اس کا جواب ملاحظہ فرمائیں:

☆ حضور ﷺ کا ان کو صحابی کہنا طعن کے طور پر ہوگا اور ملائکہ کا عرض کرنا ان کو سنا کر غمگین کرنے

کے لئے ہوگا ورنہ ملائکہ نے ان کو یہاں تک آنے ہی کیوں دیا جیسا کہ قرآن حکیم میں ہے کہ جہنمی کافر سے کہا جائے گا

☆[ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ.] ترجمہ: عذاب چکھ، تو، تو عزت کرم والا ہے (الدخان: ۴۹)

☆ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سورج کو دیکھ کر فرمایا "هٰذا ربی" یہ میرا رب ہے (الانعام:۶:۷۷)

غور کرنے کی بات تو یہ ہے کہ آج تو حضور ﷺ اس سارے واقعے کو جانتے ہیں اور فرماتے ہیں "اُعْرِفُهُمْ"، ہم ان کو پہچانتے ہیں، تو کیا معاذ اللہ قیامت والے دن بھول جائیں گے؟ تفضیلیوں اور رافضیوں کو تو یہ زیب نہیں دیتا کیونکہ وہ تو حضور ﷺ کے متعلق علم غیب کا عقیدہ رکھتے ہیں کیا یہاں بغض معاویہ میں وہ عقیدہ بھی چھوڑ دیا اس کے علاوہ قیامت کے دن مسلمانوں کی چند علامات ہوں گی، اعضاء وضو کا چمکنا، چہرہ نورانی ہونا، داہنے ہاتھ میں نامہ اعمال کا ہونا، پیشانی پر سجدہ کا داغ ہونا (دیکھئے مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ میں) اور کفار کی علامات اس کے خلاف ہوں گی، ان لوگوں کو ملائکہ کا روکنا، ان کی ارتداد کی خاص علامت ہوگی جو آج بیان ہو رہی ہے پھر کیا وجہ ہے اتنی علامات کے ہوتے ہوئے حضور ﷺ ان کو نہ پہچانیں جب کہ آج بتا رہے ہیں۔اس کے علاوہ حضور ﷺ نے جنتی و جہنمی لوگوں کی خبر دی، عشرہ مبشرہ کو جنتی ہونے کی خوش خبری دی، سند حسن کے ساتھ سنن ترمذی: ۴/ ۴۴۹ رقم ۲۱۴۱ میں ہے حضور ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دو کتابیں دکھائیں جن میں جنتی اور جہنمی لوگوں کے نام تھے، حوض پر نہ پہچاننے کے پھر تفضیلیوں کے کیا معانی ہیں؟

حدیث میں ہے کہ جنتی مسلمان جہنمی مسلمانوں کو نکالنے کے لئے جہنم میں جائیں گے اور ان کی پیشانی کے داغ دیکھ کر ان کو جل چکنے کے بعد نکالیں گے اور ان سے فرمایا جائے گا

[فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِّنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوْهُ.] ترجمہ: جن کے دل میں رائی کے برابر ایمان پاؤ ان کو نکال لے آؤ

(۱)صحیح مسلم : ۱/۱۵۱رقم۴۸۲ (۲)مسند الطیالسی : ۳/۶۲۹رقم۲۲۹۳

(۳)المستدرك للحاكم : ۴/۶۲۶رقم۸۷۳۶

(۴)مسندأبی عوانة : ۱/۱۵۶رقم۴۴۹

جب جنتی مسلمان دوزخی مسلمانوں کے دلوں کے ایمان کو بھی پہچانتے ہیں بلکہ یہ بھی جانتے ہیں کس کے دل میں کس درجے کا ایمان ہے دینار کے برابر یا ذرہ کے برابر یہ تو سب مانیں لیکن حضور ﷺ کا چہرہ دیکھ کر اور علامات دیکھ کر بھی مرتدین کو نہ پہچانیں کہ یہ کافر ہیں یا مسلمان یہ کیسا عقیدہ ہے اللہ تعالیٰ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہمیں اہل سنت وجماعت کے عقائد پر مستحکم رکھے اور گمراہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے

☆ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم ☆